قرآنی آیات اور دینی اوراق اصول وضوابط

ازمتخصصین فی الفقہ والافتاء

جامعہ انجمن تعلیم القرآن پراچہ ٹاؤن روڈ کوہاٹ

موجودہ معاشرتی صحافت وادب کے لئے لحہ فکریہ مختلف اخبارات، رسائل وجرائد، میگزین، پمفلٹ وغیرہ میں قرآنی آیات، اسماء الٰہیہ، تسمیہ، تعوذ ودیگر دینی اوراق لکھے جانے کے بعد ان کے شایانِ شان ادب واحترام سے غفلت ولا پرواہی برتی جارہی ہے۔ بلکہ بعض اوقات ان اوراق دینیہ کی توہین کی جاتی ہے۔ کبھی یہ اوراق دینیہ پکوڑے، پاپڑ لپیٹنے کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کبھی جلا کر خاکستر کئے جاتے ہیں۔ کبھی کوڑا کرکٹ کے ڈھیر میں ڈال کر گندگی کے ڈھیر میں پرندوں اور درندوں کے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی محسوس کی جارہی تھی کہ ان اوراق دینیہ کی قدر واحترام سے عوام الناس خصوصاً ارباب صحافت وادب حضرات کو روشناس کر کے اس گناہ عظیم سے بچایا جاسکے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دارالافتاء جامعہ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کے رفقاء کار نے اس موضوع پر قلم اٹھا کر ایک مختصر مگر جامع رسالہ مرتب کر کے پیش نظر مسودہ کی تکمیل کردی۔ امید ہے کہ قارئین حظ وافر حاصل کریں گے اور پسند بھی فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی اقدار وروایات کی قدر واحترام نصیب فرمائے۔

ذیلی عنوانات:

(۱) اخبارات ورسالوں کو دکانداروں اور کباڑیوں پر فروخت کرنے کا حکم۔

(۲) اخبار ورسالوں کو سڑکوں، گلی کوچوں اور کوڑے وغیرہ میں پھینکنے کا حکم۔

(۳) اخبار ورسالوں میں دکاندار کا سامان واشیاء فروخت کرنے کا حکم۔

(۴) اخبار ورسالوں کو ردی میں پھینکنے کا حکم۔

(۵) درزی کا لیبل پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھنے کا حکم۔

(۶) انتخابات میں پوسٹر دیواروں پر لگانے اور جہازوں سے پھینکنے کا حکم۔

(۷) اخبار، رسالے اور پوسٹروں کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے جلانے کا حکم۔

(۸) جس کمرے میں قرآن مجید ہو وہاں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم۔

(۹) کسی دینی کتاب کی موجودگی میں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم۔

(۱۰) مساجد کی دیواروں پر قرآنی آیات لکھنے کا حکم۔

(۱۱) تلاوت والی کیسٹ وٹیپ ریکارڈ کو بے وضو چھونے کا حکم۔

(۱۲) تفسیر و ترجمہ کو بے وضو چھونے کا حکم۔

(۱۳) اخبار میں لکھی ہوئی آیات کو بلا وضو چھونے کا حکم۔

(۱۴) قرآنی آیات بلا وضو لکھنے کا حکم۔

(۱۵) قرآن مجید کے صفحوں میں خالی جگہوں کو بلا وضو چھونے کا حکم۔

(۱۶) جانوروں کی گردن میں قرآنی آیات و تعویز لٹکانے کا حکم۔

(۱۷) قرآن شریف کی طرف پشت کرنے کا حکم۔

(۱۸) غلطی سے قرآن کریم گر جانے کا حکم۔

(۱۹) بے وضو بچوں کو قرآن دینے کا حکم۔

(۲۰) قرآن شریف کی طرف پیر پھیلانے کا حکم۔

(۲۱) قرآن کریم کو چومنے کا حکم۔

(۲۲) بوسیدہ قرآن مجید کو جلانے کا حکم۔

(۲۳) ویڈیو گیمز کے دکان میں قرآن کریم کا فریم لگانا۔ (آپ کے مسائل: ۸/ ۳۰۷، ۳۰۸)

(۱) اخبارات و رسالوں کو دکانداروں اور کباڑیوں پر فروخت کرنے کا حکم:

ایسے اخبار و رسالے جن میں اللہ تعالیٰ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک ہو۔ یا قرآنی آیات و احادیث مبارکہ ہوں ان کو بیچنا مناسب نہیں ہے۔ نام وغیرہ مٹا کر جلا دینا چاہیے۔ کذافی کفایت المفتی ج ا ص ۱۲۴ مکتبہ امدادیہ ملتان

(۲) جن اخبار و رسالوں میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک ان کو لاپرواہی اور غفلت سے سڑکوں، گلی کوچوں اور کوڑے میں پھینکنے کا حکم:

سڑکوں، گلی کوچوں اور کوڑے میں پھینکنا انتہائی بے ادبی ہے اس سے بچنا ضروری ہے (کذافی خیر الفتاویٰ ج ا ص ۲۴۵۔ ۲۴۶ مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

(۳) جن اخبار و رسالوں میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک یا قرآنی آیات و احادیث مبارکہ ہوں ان میں دکانداروں کا سامان فروخت کرنے کا حکم:

جن اخبار و رسالوں میں شرعی احکام لکھے ہوں ان میں سامان و اشیاء ہاں اگر ان مضامین میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک ہوں تو

ان کو سیاہی کے ذریعے مٹانا یا ان حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کر لینا بھی ضروری ہے۔

ولا یجوز لف شیء فی کاغذ فیه فقه وفی کتب
الطب یجوز ولو فیه اسم الله أ والرسول
فیجرز محوه فیه شیء . الدرالمختار ج ۱ ص ۳۵۵ مکتبه غفاریه کوئٹه .

(۴) جن اخبار و رسالوں میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے نام نہ ہوں ان کو ردی میں استعمال کرنے کا حکم:

ان کو ردی میں استعمال کرنا جائز ہے۔تاہم ان کی اصل میں حروفِ تہجی ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

وینبغی أن لایکره کلام الناس مطلقا وقیل یکره مجر دالحروف والأول أوسع. الدرالمختار وقال فی ردالمحتار لکن الأول أحسن وأوسع . شامی ج ۱ ص ۳۵۶ مکتبه غفار یه کوئٹه

(۵) درزی کا لیبل پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھنے کا حکم:

جس درزی کا نام عبدالرحمٰن ہو یا اس کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی اور نام ہو تو اس کو لیبل پر نہیں لگانا چاہیئے۔اپنا کوئی لقب وغیرہ لگائے۔اور کپڑا سلوانے والا خود درزی کو ایسا نام لگانے سے منع کردے ایسے ناموں کے ساتھ بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔اگر ایسا نام کپڑوں کے ساتھ لگا ہو تو کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے۔

وعلی هذا اذا کان فی جیبه دراهم مکتوب فیها اسم الله تعالیٰ اوشی ء من القرآن فادخلها مع نفسه المخرج یکره. (فتاویٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۳)

(۶) انتخابات میں پوسٹر دیواروں پر لگانے اور جہازوں سے پوسٹر پھینکنے کا حکم:

ایسے پوسٹر جن میں اللہ تعالیٰ یا نبی ﷺ کے نام مبارک ہوں یا قرآنی آیات واحادیث مبارکہ لکھی ہوں ان کو جہازوں سے پھینکنا اور دیواروں پر لگانا انتہائی بے ادبی ہے۔اور اخبار و پوسٹر وغیرہ میں بسم اللہ اور قرآنی آیات لکھنا ناجائز ہے۔اور بچنا ضروری ہے۔

(خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۴۵ مکتبه امدادیه ملتان . ومثله فی احسن الفتاویٰ ج ۸ ص ۲۴ ۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

(۷) اخبار، رسالے اور پوسٹروں کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے جلانے کا حکم:

اللہ تعالیٰ اور نبی ﷺ کے نام مبارک اور آیاتِ قرآنیہ سیاہی سے مٹا دی جائیں۔تو پھر جلانا درست ہے۔اور پاک جاری پانی میں

بغیر مٹائے بھی ڈال سکتے ہیں۔اگر کسی محفوظ جگہ میں دفن کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن دفن کرنا لحد کھود کر ہونا چاہیئے ۔اگر شق قبر کی طرح گڑھا کھودا جائے تو پھر اس پر چھت بنائی جائے تا کہ مٹی اوراق پر نہ گرے۔

الکتب التی لا ینتفع بها یمحی عنها اسم الله

وملائکته ورسله ویحرق الباقی ولا بأس

بأن تلقی فی ماء جار کما هی او تدفن وهوأحسن

کما فی الانبیاء . الدر المختار

ولا یکره دفنه وینبغی أن یلف بخروقة طاهرة ویلحدله لانه لوشق ودفن یحتاج الی اهالة

التراب علیه وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل

فوقه سقف . ردالمحتار بیروت ج ۵ ص ۲۷۱)

(۸) جس کمرے میں قرآن مجید ہو وہاں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم:

صحبت کرنا جائز ہے،لیکن بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کو کسی کپڑے میں چھپا کر رکھا جائے۔

(یجوز قربان الرأة فی بیت فیه مصحف مستور) الدر المختار

وقال ابن عابد ین رحمه الله ظاهر ہ عدم الجواز

اذا لم یستر ط اقول وعبادة الخا نیة ولا بأس بالخلوة والمجامعة فی بیت فیه مصحف لا ن بیوت

المسلمین لا تخلو من ذلک.(ردالمحتار بیروت ج ۱ ص ۱۲۰)

وقال ایضا فی مقام اخر (قوله لا بأس بالجماع فی بیت فیه مصحف للبلوی) قید فی القنیة بکونه مستورا وان

حمل مافیها علی الا ولویة زال التنا فی . ردالمحتاربیروت ج ۵ ص ۲۷۱)

(۹) قرب میں کوئی اور دینی کتاب ہو وہاں بیوی سے صحبت کرنے کا حکم:

جہاں قرآن موجود ہو وہاں صحبت کرنا جائز ہے تو دوسری کتابوں کی موجودگی میں تو بدرجہ اولی جائز ہے۔تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ ان کو کسی مستور جگہ میں رکھا جائے۔

(۱۰) مساجد کی دیواروں پر قرآنی آیات لکھنے کا حکم:

مساجد کی دیواروں پر قرآنی آیات لکھنا مکروہ ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اقول فی فتح القدیر وتکرہ کتابہ القرآن آسماء اللہ
تعالیٰ علی الدراھم والمحاریب والجدران وما یفرش
(ردالمحتار بیروت ج ۱ ص ۱۲۰)

(۱۱) کیسٹ وٹیپ ریکارڈ وغیرہ میں قرآن کی تلاوت بھری ہوان کو بے وضو چھونے کا حکم:

یہ قرآن مجید کے حکم میں نہیں۔لہٰذا ان کو بے وضو چھونا جائز ہے۔

احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۹ ایچ . ایم سعید کمپنیّ کراچی ومثلہ فی امدادالفتاویٰ ج ۱ ص ۹۲ مکتبہ دارالعلوم کراچی .

(۱۲) تفسیر وترجمہ کو بے وضو چھونے کا حکم:

تفسیر وترجمہ کو بے وضو چھونا مکروہ ہے۔

(قولہ والتفسیر کمصحف) قال ابن عابدین رحمہ اللہ فی شرح ھذا القول بعد اسطر فتلخص فی المسئلة ثلاثة اقوال قال وما فی السراج او فق بالقواعد اہ اقول الا ظھر والا حوط القول الثالث ای اکرھتہ فی التفسیر دون غیرہ لظھور الفرق فان القرآن فی التفسیر اکثر منہ فی غیرہ وذکرہ فیہ مقصود استقلالا
لا تبعا فشبہ
بالمصحف اقرب من شبھہ ببقیة الکتب . ردالمحتار
علی الدرالمختار بیروت ج ۱ ص ۱۱۸ . ۱۱۹ وکذا فی امدادالفتاویٰ ج ۱ ص ۹۲ مکتبہ دارالعلوم کراچی .

(۱۳) اخبار میں لکھی ہوئی آیات کو بلاوضو چھونے کا حکم:

جن جگہوں میں آیات لکھی صرف ان جگہوں کو بلاوضو چھونا منع ہے۔باقی جگہوں کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ہاں اگر سب سے چھوٹی آیت کے حروف سے بھی کم حروف ہوں تو پھر چھونے کا جواز ایک قول سے ثابت ہے۔

(و) یحرم (بہ) أی بالا کبر (وبالا صغر مس مصحف) ای مافیہ آیة کدرھم وجدار الدرالمختار مع التنویر .
وقال ابن عابدین رحمہ اللہ فی الدرالمختار : لکن لا یحرم فی غیرالمصحف الا المکتوب ای موضع الکتابة کذا فی باب الحیض فن البحر وقید بالآ یة لا نہ لو کتب مادونھا لا یکرہ مسہ کما فی حیض القھستا فی

وینبغی أن یجری ھنا ما جری فی قراء ۃ مادون آیة من الخلاف والتفصیل المارین ھناک بالا ولی لان المس یحرم بالحدث ولو اصغر بخلاف القراء ۃ فکانت دونه تأمل . شامی بیروت ج ۱ ص ۱۱۶ کذافی احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۸ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی .

(۱۴) قرآنی آیات بلا وضو لکھنے کا حکم:

اس میں اختلاف ہے جس کاغذ پر لکھ کر رہا ہو اس کو ہاتھ لگائے بغیر لکھنے کی گنجائش ہے۔ اور کمپیوٹر رائٹر قرآن کے اوراق کو ہاتھ لگائے بغیر قرآنی آیات کی ٹائپنگ کرسکتا ہے۔ ہاں جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے لکھنا اور ٹپنگ کرنا ناجائز ومکروہ ہے۔

ولا تکرہ کتا بة القرآن والصحیفة أو اللوح علی الارض

عند الثانی خلافا لمحمد وینبغی ان یقال ان وضع علی

الصحیفة مایحول بینھا وبین یدہ یؤخذ بقول الثانی

والا فبقول الثالث قاله الحلبی).وقال ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ (تحت قوله خلافا لمحمد)

حیث قال احب الی أن لا یکتب لا نه فی حکم الماس للقرآن حلیة عن المحیط قال فی الفتح والا ول اقیس

لانه فی ھذہ الحالة ما س بالقلم وھو واسطة منفصلة

الا أن یمسه بیدہ . شامی بیروت ج ۱ ص ۱۱۷ . ۱۱۸)

کذافی امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۹۴ مکتبه دارالعلوم کراچی

ومثله فی احسن الفتاویٰ ج ۸ ص ۲۵ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی.

(۱۵) قرآن مجید کے صفحوں میں خالی جگہوں کو بلا وضو چھونے کا حکم:

قرآن مجید کے صفحوں میں خالی جگہوں کو بلکہ قرآن کی جلد کو بھی بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے۔

(قوله ومسه) أی القرآن ولو فی لوح اودرھم أو حائط

لکن لا یمنع الا من مس المکتوب بخلاف المصحف فلا یجوز مس الجلد وموضع البیاض منه وقال بعضھم یجوز وھذا اقرب الی القیاس والمنع اقرب الی التعظیم کما فی البحر أی والصحیح المنع کما نذکرہ اہ .

شامی بیروت ج ۱ ص ۱۹۵ کذافی احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۹ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی وخیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۷ مکتبه امدادیه ملتان .

(۱۶) جانوروں کی گردن میں قرآنی آیات وغیرہ کا تعویذ لٹکانا:

قرآنی آیات کی توہین اور بے ادبی کرنا ممنوع ہے۔ حفاظت کے لئے انسانوں اور جانوروں کے گلے میں تعویذ لکھ کر لٹکانا جائز ہے۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ کان یعلمهم من الفزع کلمات اعوذ بکلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون وکان عبدالله بن عمرو یعلمهن من عقل من نبیه ومن لم یعقل کتبه فعلقه علیه . رواه ابو داؤد فی کتاب الطب باب کیف الرقی وقال صاحب بذل المجهود فی شرح هذا الحدیث فیه دلیل علی جواز کتابة التعاویذ والرقی وتعالیقها.

بذل المجهود ج ٦ ص ١٠ مکتبه قاسمیه ملتان. کذافی فتاویٰ فریدیة ج ١ ص ٤٠٨ مکتبه دارالعلوم صدیقیه زوربی ضلع صوابی .

(۱۷) قرآن شریف کی طرف پشت کرنے کا حکم:

قرآن شریف کی طرف پشت کرنا خلاف ادب ہے۔ اگر الماری وغیرہ میں ادب واحترام سے رکھا ہو اور پھر اس کی طرف پشت ہو جائے تو خلاف ادب نہیں۔ فتاویٰ محمودیہ ج اص ۲۱ ومثلہ فی خیر الفتاویٰ ج اص ۲۶۱ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ کتب خانہ مظہری کراچی۔

(۱۸) غلطی سے قرآن کریم گر جانے کا حکم:

اگر غلطی سے کسی شخص کے ہاتھ سے قرآن کریم گر جائے تو وہ توبہ واستغفار کرے کہ غلطی ہوگئی۔ فتاویٰ محمودیہ ج اص ۲۴ کتب خانہ مظہری کراچی۔

(۱۹) بے وضو بچوں کو قرآن دینے کا حکم:

وہ نابالغ بچے جو پیشاب کرنے کے بعد پانی استعمال نہیں کرتے ان کو قرآن کریم پڑھنے کے لئے دینے کی گنجائش ہے۔ کیونکہ بچپن کا یاد کیا ہوا محفوظ رہتا ہے۔ مگر ان کو طہارت کی ہدایت کی جائے اور عادی بنایا جائے۔

ولا یکره (مس صبی لمصحف ولوح) ولا بأس کالنقش فی الحجر الدرالمختار علی هامش ردالمحتار بیروت ج ١ ص ١١٧)

(۲۰) قرآن شریف اگر پیروں کی سیدھ میں نہیں ہے بلکہ بلند جگہ میں ہے تو اس کی طرف پیر پھیلانے کی گنجائش ہے۔ تاہم خلاف ادب ہے۔

مدالرجلین الی جانب الصحف ان لم یکن بحذائنه لا یکره وکذا لو کان المصحف معلقا الوتد وهو قدمد الرجل الی ذلک الجانب لایکره کذافی الغرائب. فتاویٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۲)

كـمـا كره (مدد جليه فى نوم او غيره اليها) أى عمد الا نه اساء ة ادب قاله منلا باكير (اولى مصحف اوشىء من الـكـتـب الشرعية الا أيكون على موضع مرتفع عن المحاذاة) فلا يكره قاله الكمال . الدرالمختار بيروت ج ۱ ص ۴۴۱) ومثله فى فتاوىٰ محموديه كتب خانه كراچى مظهرى كراچى)

(۲۱) قرآن کریم کو چومنے کا حکم:

برکت حاصل کرنے کے لیے چومنا آنکھوں سے لگانا جائز ہے۔بعض صحابہ کرامؓ سے منقول ہے۔

تـقبيـل الـصـحف يـل بـد عة لـكـن روى عـن عـمرؓ أنه كان يأخذ المصحف كل غداة ويقبله ويقول عهد ربى ومـنشـور ربـى عـزوجـل وكـان عثمان رضى الله عنه يقبل المصحف ويمسحه على وجهه. الدرالمختار على هـامـش ردالـمـخـتـار بيـروت ج ۵ ص ۲۴۶) ومثـلـه فـى فتـاوىٰ محموديه ج ۱ ص ۲۶ كتب خانه مظهرى كراچى .

(۲۲) بوسیدہ قرآن مجید کو جلانے کا حکم:

جو قرآن مجید پرانا اور بوسیدہ ہو جائے اور تلاوت کے قابل نہ رہے تو اس کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر قبر کھود کر لحد بنائی جائے اور اس میں دفن کر دیا جائے۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔اور اگر شق قبر کھودی جائے تو اس پر چھت بنانی بھی ضروری ہے تا کہ مٹی قرآن کے اوراق پر نہ گرے۔

الـمـصـحف اذا صـار خـلـقا لا يقرأمنه ويخاف أ ن يضيع يجمل فى خرقة طاهرة ويد فن ودفنه أولى من وضعه مـوضـعـا يـخاف أ ن يقع عليه النجا سة أو نحوذلـك ويلحد له لا نه لو شق ودفن يحتاج الى اهالة التراب عليه وفـى ذلـك نـوع تـحـقير الا اذا جعل فوقه سقف بحيث لا يصل التراب اليه فهو حسن أيضا كذافى الغرائب. فتاوىٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۳ ومثله فى فتاوىٰ محموديه ج ۱۷ ص ۱۷ كتب خانه مظهرى كراچى.

اور قرآن مجید کے بوسیدہ اور پرانے اوراق کو جلانا جائز نہیں ہے۔

الـمـصـحف اذا صـار خـلـقا وتعذرت القراء ة منه لا يحر ق بالنار أشار الشيا نى الى هذا فى السيد الكبير و به نأخذ كذا فى الذخيرة. فتاوىٰ عالمگیری بیروت ج ۵ ص ۳۲۳ ومثله فى احسن الفتاوىٰ ج ۸ ص ۱۳ ایچ .ایم سعید کمپنی کراچی .

......☆☆☆☆☆......